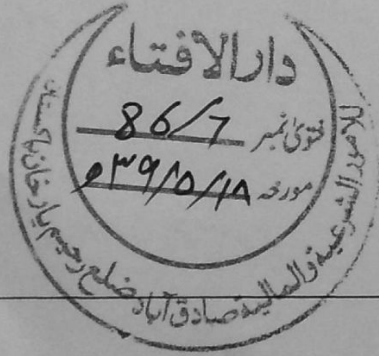


استفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں:

میں نے اپنی بیوی کو غصہ حالت میں جھگڑے کے دوران یہ کہا کہ "تجھے آج بھی طلاق ہے اور کل بھی طلاق ہے" تھوڑی دیر کے بعد میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں اپنے الفاظ کو واپس لیتا ہوں یعنی رجوع کر لیا۔ میری اہلیہ اپنے والدین کے گھر چلی گئی ہے اور میرے سسرال والے کہہ رہے ہیں کہ دو طلاقیں ہو گئی ہیں اور آپ تیسری طلاق بھی دے دو، اب یہ تمہارے لیے حلال نہیں رہی، اس لیے ہم اسے تمہارے گھر نہیں بھیجیں گے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس صورت میں کتنی طلاقیں واقع ہوئی ہیں؟ کیا اس طرح رجوع کرنے سے رجوع ہو جاتا ہے یا نہیں؟ میں اپنی اہلیہ کو اپنے گھر لے کر آسکتا ہوں یا نہیں؟

تفصیل کے ساتھ وضاحت فرمائیں۔ جزاک اللہ خیراً



الجواب باسم ملهم الصواب

صورتِ مسئلہ میں آپ کی بیوی پر دو طلاقیں رجعی واقع ہو چکی ہیں، جن کا حکم یہ ہے کہ عدت (یعنی تین مرتبہ ایام ماہواری) گزرنے سے پہلے پہلے آپ رجوع کر سکتے ہیں، جس کا طریقہ یہ ہے کہ دو گواہوں کے سامنے بیوی سے یہ کہیں کہ "میں نے تم سے رجوع کر لیا" اور اگر عدت گزر گئی ہے تو پھر باہمی رضامندی سے دو گواہوں کی موجودگی میں نیا مہر مقرر کر کے دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے لیکن ملحوظ رہے کہ اس کے بعد آپ کو صرف ایک طلاق کا اختیار حاصل ہوگا، اگر ایک مرتبہ بھی طلاق دے دی تو بیوی آپ پر حرام (حرمتِ مغلظہ) ہو جائے گی، اس لئے آئندہ طلاق کے معاملہ میں بہت احتیاط کی جائے۔

کما فی مجمع الأنهر فی شرح ملتقى الأبحر: (393/1)

ولو عطف بها بأن قال أنت طالق اليوم وغدا، أو أنت طالق غدا واليوم تقع واحدة في الأولى وفي الثانية ثنتان.

وفی الدر المختار وحاشیة ابن عابدین: (265/3)

(وفی أنت طالق الیوم غداً أو غدا الیوم اعتبر اللفظ الأول) ولو عطف بالواو یقع فی الأول واحدة وفی الثانی ثنتان، کقولہ: أنت طالق باللیل والنهار أو أول النهار وآخره وعکسه، أو الیوم ورأس الشهر، والأصل أنه متى أضاف الطلاق لوقتین کائن ومستقبل بحرف عطف، فإن بدأ بالکائن اتحد أو بالمستقبل تعدد، وفی أنت طالق الیوم وإذا جاء غداً أو أنت طالق لا بل غداً طلقت واحدة للحال وأخری فی الغد

(قوله اعتبر اللفظ الأول) فیقع فی الیوم فی الأول وفی غدا فی الثانی لأنه بذکره اللفظ الأول ثبت حکمه تنجیزاً فی الأول وتعلیقاً فی الثانی، فلا یحتمل التعلیل بذکر الثانی لأن المنجز لا یقبل التعلیل ولا المعلق التنجیز نهر (قوله ولو عطف إلخ) قال فی التبیین لأن المعطوف غیر المعطوف علیه غیر أنه لا حاجة لنا إلی إیقاع الأخری فی الأولى لإمكان وصفها غداً بطلاق واقع علیها الیوم ولا یمکن ذلك فی الثانیة فیقعان. اهـ.

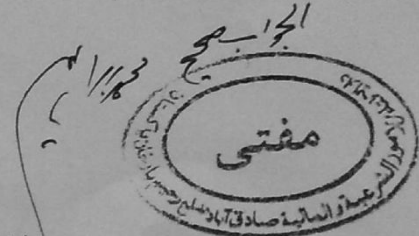
والله اعلم بالصواب

دستخط: حضرت مفتی محمد ابراہیم صاحب دامت برکاتہم

کتبہ: بندہ احمد حسن عفی عنہ

دارالافتاء صادق آباد

18/1 ہجری الاولی 1439ھ بمطابق 5/فروری 2018ء



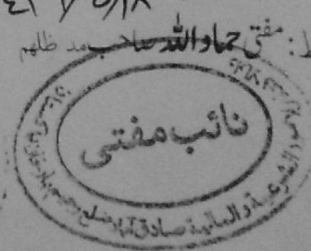
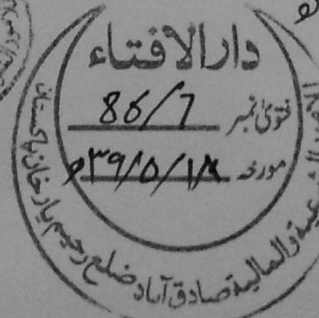
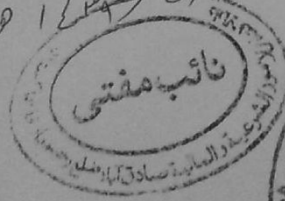
۳۹۰۵/۱۸

دستخط: مفتی احسن عزیز صاحب مد ظلہم

دستخط: مفتی طارق بشیر صاحب مد ظلہم

الجواب صحیح
الاحتیاط مع عفی عنہ
۳۹۰۵/۱۸

الجواب صحیح
عفی عنہ
۳۹۰۵/۱۸



دستخط: مفتی حماد اللہ صاحب مد ظلہم

نوٹ: ۱۔ جواب سوال کے مطابق ہے۔ صحت سوال کی ذمہ داری مستحق پر ہے۔

۲۔ ادارہ کسی بھی قانونی و غیر قانونی کارروائی کی صورت میں کسی بھی قسم کا ذمہ داری نہیں اور نہ ہی فریق بنے گا۔

Cell No: 0302-7002111
0344-3387879
Whats App: 0302-7002111
E-mail: shariaibiz@gmail.com



دارالافتاء سے فرقہ وارانہ یا اختلافی مسائل کا جواب نہیں دیا جاتا۔
خدمت بلا معاوضہ۔